REGD No. L. 5254

- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۶

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۱۱ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش ‖ ۱۱ اپریل ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

پاکستانی زعماء سے مسٹر یارنگ کی بات چیت کا آخری دور

مسٹر یارنگ آج رات کراچی سے جنیوا روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ رپورٹ مرتب کرینگے

کراچی ۱۰ اپریل۔ اقوام متحدہ کے خاص نمائندے مسٹر یارنگ کشمیر کے متعلق ہندوستانی لیڈروں سے اپنی بات چیت کا دوسرا اور آخری دور ختم کرنے کے بعد کل رات نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے۔ آپ پاکستانی زعماء سے آخری ملاقات کے بعد آج رات جنیوا روانہ ہو جائیں گے۔ کل انہوں نے نئی دہلی سے کراچی روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں کو بتایا۔ میں نے نئی دہلی میں اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب میں حکومت پاکستان کے اعلیٰ نمائندوں سے بات چیت کے بعد رپورٹ مرتب کرنے کیلئے جنیوا روانہ ہو جاؤں گا۔ میں نے ابھی یہ طے نہیں کی ہے کہ میں کتنا عرصہ جنیوا میں ٹھہرونگا۔ تاہم مجھے امید ہے کہ میں ۱۵ اپریل کو سلامتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کر دونگا یاد رہے ۱۵ اپریل رپورٹ پیش کرنے کی آخری تاریخ ہے۔

مشرقی پاکستان میں سفید مٹی کے بڑے بڑے ذخیروں کی دریافت

یہ مٹی پکی اینٹیں اور سینیٹری کا سامان بنانے میں بہت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے

ڈھاکہ ۱۰ اپریل۔ پاکستان کے محکمہ طبقات الارض نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں میمن سنگھ کے علاقے میں سفید مٹی کے بڑے بڑے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مٹی چینی مٹی کا بہت اچھا بدل ہے۔ یہ چینی کے برتن پکی اینٹیں اور سینیٹری کا سامان بنانے میں بہت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ اس مٹی سے تجربۃً بعض چیزیں بنا کر بھی دیکھی گئی ہیں۔ اور یہ ابتدائی تجربہ بہت حد تک کامیاب رہا ہے۔ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ان ذخیروں میں پانچ لاکھ ٹن مٹی ہے ؛

برطانیہ میں ٹیکس کم کر دیئے گئے

لندن ۱۰ اپریل۔ برطانوی وزیر خزانہ مسٹر پیٹر تھارنی کرافٹ نے پارلیمنٹ میں نئے مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ٹیکسوں میں ۱۰ کروڑ پونڈ کی تخفیف کرنے کی تجویز پیش کی ہے

وزیر خارجہ کینیڈا کا انتباہ

اوٹاوہ ۱۰ اپریل۔ وزیر خارجہ کینیڈا مسٹر لسٹر پیرسن نے متنبہ کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کو مصر یا اسرائیل نے کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو کینیڈا فوج سے اپنا دستہ واپس بلا لے گا ؛

سائیکل بلا پرمٹ خریدا جا سکیگا

لاہور ۱۰ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈیلر آئندہ ۷۵ فیصد درآمد شدہ سائیکلیں پرمٹوں کے بغیر کنٹرول نرخ پر لوگوں کو فروخت کریں گے۔ اب مارکیٹ سے سائیکلوں کی خرید کے لئے کسی پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلیک مارکیٹ کے خلاف تحفظ کے لئے گاہکوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر ڈیلر سرکاری نرخوں سے زیادہ قیمت طلب کریں۔ تو وہ اس بارہ میں ڈپٹی کنٹرولر جنرل قیمت و رسد ۶۵ مال روڈ لاہور کو مطلع کریں ؛

- کراچی ۱۰ اپریل حکومت پاکستان نے برنگالی بھارت افغانستان لیبیا۔ چلی۔ پولینڈ یوراگوئے اور پالیشر کے لئے فضائی پارسل سروس کا اعلان کیا ہے

جاپان کی طرف سے ایٹمی تجربے روکنے کی کوشش

ٹوکیو ۱۰ اپریل۔ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات کی روک تھام کے لئے قائم کی گئی جاپانی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اپریل کے آخر میں رضا کاروں کے دو جہاز جزائر کرسمس کی طرف بھیجے جائیں۔ یہاں مچھلی پکڑنے والے مزید دو جہاز ان سے آملیں گے۔

یاد رہے کہ برطانیہ ان جزیروں پر ہائیڈروجن بم کے تجربے کرنے والا ہے۔ جاپانی رضا کار تجربوں کے دوران خطرناک علاقے کے عین قریب پہنچکر تمام دنیا سے یہ اپیل کریں گے۔ کہ ایٹمی تجربے بند کر دئیے جائیں۔ اس سے پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ رضا کار خطرے کے علاقے میں داخل ہو کر خود کو تجربوں کی بھینٹ چڑھا دیں۔ لیکن بعد میں یہ فیصلہ واپس لے لیا گیا۔

مصر کے صدر ناصر سعودی عرب کے شاہ سعود اور شام کے صدر قوتلی کو عربوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے عمان کی ایک کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے ؛

انڈونیشیا کی نئی کابینہ چوبیس ارکان پر مشتمل ہے

جکارتہ ۱۰ اپریل۔ صدر عبدالرحیم سوئیکارنو نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئی انڈونیشی کابینہ چوبیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔ صدر کے اعلان میں بیس ارکان کے نام بتا دیئے گئے ہیں چار ارکان کے ناموں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ نئی کابینہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر جوانڈا ہیں جن کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ؛

روس کا ایک اور آزمائشی ایٹمی دھماکہ

لندن ۱۰ اپریل۔ وزارت دفاع نے کل رات اعلان کیا۔ کہ روس نے ہفتہ کے روز اپنے موجودہ ایٹمی دھماکوں کے سلسلہ میں ایک اور آزمائشی ایٹمی دھماکہ کیا۔ اس سے قبل وزارت دفاع نے جمعہ کے روز یہ اعلان کیا تھا۔ کہ روس نے بدھ کے روز بھی ایک ایٹمی دھماکہ کیا تھا۔

ریل گاڑیوں میں ٹکر سے بیس افراد ہلاک

کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) ۱۰ اپریل کل یہاں سے دو میل دور ایک مضافاتی ریلوے لائن پر بجلی سے چلنے والی دو ریل گاڑیوں میں خوفناک ٹکر ہو گئی جس سے کم از کم بیس افراد ہلاک ہو گئے

چواین۔لائی یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے

بلغراد ۱۰ اپریل۔ کل یہاں کے باوثوق ذرائع نے بتایا کہ کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی جون کے دوسرے ہفتہ میں یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے۔ اس سے قبل وہ چیکوسلاویہ کا دورہ کریں گے ؛

عرب سربراہوں کی ایک اور کانفرنس

عمان ۱۰ اپریل۔ اردن کے دارالحکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شاہ حسین نے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

۱۶۷

خطبہ جمعہ

روزے روحانی زہروں کو دور کرتے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جولائی ۱۹۴۹ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ۵ اپریل کو جمعہ کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے اس ہفتہ حضور کے دو پرانے خطبات احباب کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ دونوں خطبات جو رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی برکات پر مشتمل ہیں۔ حضور نے جولائی ۱۹۴۹ء میں "یارک ہوس کوئٹہ" میں ارشاد فرمائے تھے۔ جبکہ حضور تبدیلی آب و ہوا کے لئے وہاں مقیم تھے۔ یہ خطبات سلسلہ کے کسی اخبار یا رسالہ میں شائع نہیں ہو سکے تھے۔ اب صیغہ زود نویسی ان ہر دو خطبات کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ امید ہے کہ رمضان کے مبارک ایام میں ان کا مطالعہ احباب کے لئے ازدیادِ ایمان اور روحانی لذت کے حصول کا موجب ہوگا۔ خاکسار:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ اور یہ اشغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹہ تک مختلف دنیوی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا

زنگ دور ہو جاتا ہے

پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے۔

دنیا میں

مختلف قسم کے زہر

ہوتے ہیں۔ بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے۔ وہ انسان کی صحت میں خارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے رہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے۔ تو ان کے مفید اجزا خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور روح کو گندہ کرتے رہتے ہیں۔ نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو مخفی رہتا ہے۔ اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ

ہمارا روحانی طبیب

یعنی خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے۔ اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ سال بھر کے زہر نکل گئے اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے۔ اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رکھا ہے۔ یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں۔ اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔

دنیا میں انسان پر

ابتلا آتے ہیں

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے۔ جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے خدا تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے

یہی اصول مقرر فرمایا ہے

بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے۔ یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا یعنی ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں۔ تو وہ اس کے لئے

ہلاکت کا موجب

ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں تو اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے

تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائیگا. جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا. اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائیگی. کہ اگر خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے. تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا. جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں. تو وہ اپنے عزیز دل کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں. نہیں پہچان سکتا.

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں. حالانکہ اس سے زیادہ بے وقوفی اور کوئی نہیں. جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر یہ خیال کرے. کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے. یا ڈاکٹر اسے جلاب دے. اور وہ خیال کرے. کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے. یا وہ اسے کونین کھلائے. اور وہ خیال کرے. کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے. اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا. علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو. وہ بہر حال معالج کا مریض پر احسان ہے. اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے. بہر حال اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے. کیونکہ اس سے روحانی زہروں کو دور کر کے

خدا تعالےٰ کو دیکھنے کی قابلیت

پیدا ہوتی ہے. اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے. تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا. بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے. کہ اس نے اسے روحانی گندوں کے دور کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے. جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے. یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں. تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں. لیکن کوئی شخص نہیں کہتا. کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے. بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے. کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے. اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا. تو اس کی بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی اسی طرح

رمضان کے روزے

ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں. اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا. تو اس کی روحانیت مر جائیگی. اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں. اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے. اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے. اگر وہ برباد ہو گئی. تو کیا فائدہ؟ پس ہمیں

اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے. جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے. اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے. جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری روحانی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں.

خطبہ جمعہ

خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں مومنوں کی دعائیں زیادہ سنتا ہے

لیکن قبولیت دعا کیلئے ضروری ہے کہ انسان ان شرائط کو ملحوظ رکھے جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ر جولائی سنہ ۱۹۴۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا.

پچھلے جمعہ میں میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی. کہ انہیں رمضان کے مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے. اور جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے. انہیں روزے رکھنے چاہئیں. روزے چھوڑنے نہیں چاہئیں. رمضان کے مہینہ کی خصوصیتوں میں سے

ایک اہم خصوصیت

خدا تعالیٰ نے قبولیت دعا بیان فرمائی ہے. جو لوگ دعاؤں کے قائل ہیں. وہ تو دعا کرتے ہی رہتے ہیں. لیکن ایسے لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں. ایک وہ ہوتے ہیں. جو رسمی اور نسلی ایمان کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں. چونکہ وہ اپنے بزرگوں سے سنتے چلے آتے ہیں. کہ دعائیں کرنی چاہئیں. یا ان کے ماں باپ دعائیں کیا کرتے تھے. اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں. ایسی دعا کی حیثیت کھجلی سے زیادہ نہیں ہوتی. جس طرح خارش ہوتی ہے. اور انسان کھجلانے لگ جاتا ہے. اس کے سامنے کوئی مقصد نہیں ہوتا. یونہی ایک اندرونی مجبوری پیدا ہو جاتی ہے. اور اسے خارش محسوس ہوتی ہے. جس کی وجہ سے اسے کھجلانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے. اسی طرح

رسمی اور نسلی ایمان

والوں کا حال ہوتا ہے. چونکہ انہوں نے اپنے ماں باپ اور دوسرے بزرگوں کو دعائیں کرتے دیکھا ہوتا ہے. اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعا کرنے لگ جاتے ہیں. نہ وہ یہ جانتے ہیں. کہ دعا کیا ہے. اور نہ ہی انہیں قبولیت دعا پر یقین ہوتا ہے. اور اگر کوئی ایسا شخص قبولیت دعا پر یقین بھی رکھتا ہے. تو اس کا ایمان محض جھیلا رکھا سا ہوتا ہے. اس پر ذرا سی جرح یا اعتراض بھی کیا جائے. تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ یہ میری غلطی تھی.

دوسری قسم کے لوگ

وہ ہوتے ہیں. جو سمجھ بوجھ کر دعا کرتے ہیں. اور یہ جانتے ہیں. کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے. لیکن انہیں یہ علم نہیں ہوتا. کہ دعا چند شرائط کے ساتھ قبول ہوتی ہے. نہ ہر دعا قبول ہوتی ہے. اور نہ ہر امر کے لئے دعا قبول ہوتی ہے. دعا صرف انہی امور کے متعلق قبول ہوتی ہے. جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بیان فرما دیا ہے. کہ وہ دعا کی حد میں آتے ہیں. اور جو امور دعا کی حد سے باہر ہوتے ہیں. ان کے متعلق دعا کرنے سے کچھ اثر نہیں ہوتا. دعا کے متعلق ایک پنجابی بزرگ نے کہا ہے. کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنی

دعا کرنا موت کے برابر ہے

جب تک کوئی انسان دعا میں موت قبول نہیں کرتا. اس کی دعا قبول نہیں ہوتی. بہت سے لوگوں کی دعا ایسی ہی ہوتی ہے. جیسے ہم بچپن میں آنکھ مچولی کھیلا کرتے تھے. ایک لڑکے کی آنکھیں کپڑے سے باندھ دی جاتی تھیں. اور جب وہ دوسروں کی تلاش میں جاتا تھا. تو جو اسے ہاتھ لگا دیتا تھا. یہ سمجھا جاتا تھا. کہ وہ بچ گیا ہے. یا اور زیادہ چھوٹی عمر کے بچے بجائے ہاتھ لگانے کے اس پر تھوکا کرتے تھے. اسی طرح بہت سے دعا کرنے والے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں تھوک کر آ جاتے ہیں. اور سمجھ لیتے ہیں. کہ ان کی دعا قبول ہو گئی. حالانکہ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے. کہ دعا کرنے والے کو

قبولیت دعا پر یقین

ہو. اور وہ یہ ایمان رکھتا ہو. کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا سنے گا. اور پھر وہ انہی امور کے متعلق دعا کرے. جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے بیان فرما دیئے ہیں. کہ ان کے متعلق دعا سنی جائے گی. دوسرے دعا اس طریق پر کی جائے. جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے. تیسرے دعا کرنے والے کو صرف قبولیت دعا پر ہی یقین نہ ہو. بلکہ فیضان الٰہی پر اتنا یقین ہو. کہ وہ سمجھتا ہو. کہ خدا تعالےٰ اسے کبھی بھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا. بے شک ایک شخص کو یہ یقین تو ہو سکتا ہے. کہ خدا تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں سنا کرتا تھا. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعائیں سنا کرتا تھا. رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعائیں سنا کرتا تھا. یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں سنا کرتا تھا. مگر اتنا یقین اسے

قبولیت دعا کا حقدار

نہیں بنا دیتا. قبولیت دعا کا حقدار وہ اسی وقت ہوگا جب اسے اپنے متعلق بھی یقین ہو. کہ خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا. اور یہ یقین تبھی پیدا ہو سکتا ہے. جب اس کا خدا تعالیٰ سے صرف دماغی تعلق نہ ہو. بلکہ محبت کا تعلق ہو. اور وہ محسوس کرتا ہو. کہ وہ خدا تعالےٰ سے پیار رکھتا ہے. جب وہ یہ محسوس کرے گا. کہ وہ

خدا تعالیٰ سے محبت

کرتا ہے. تو یہ ہو نہیں سکتا. کہ خدا تعالیٰ اس سے محبت نہ کرے. دماغی طور پر محبت کا تعلق تو اپنے افسر سے بھی ہو سکتا ہے. اپنے محکمہ سے بھی ہو سکتا ہے. اپنی گورنمنٹ سے بھی ہو سکتا ہے. اپنے محلہ والوں سے بھی ہو سکتا ہے. لیکن ان

کے ذکر پر انسان کے اندر فدائیت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے اندر ان سے ملنے کی رغبت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے قلب میں رقت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن وہی شخص جب اپنی بیوی کا خیال کرتا ہے۔ یا اپنی بہن کا خیال کرتا ہے۔ تو اس کے جذبات ویسے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ بازار والوں یا محلہ والوں کا خیال کرنے پر ہوتے ہیں۔ مثلاً جب وہ سوچتا ہے۔ کہ فلاں دکان پر مٹھائی اچھی ہوتی ہے۔ یا فلاں دکان پر میوے اچھے ہوتے ہیں۔ تو اس کے اندر وہ جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ جو اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب اسے کوئی شخص یہ پیغام دیتا ہے۔ کہ رستہ میں اسے اس کی ماں ملی تھی۔ اور وہ اسے السلام علیکم کہتی تھی یا اس کی بیٹی آئی تھی۔ اور کہتی تھی۔ میرے ابا جان کو میرا السلام کہہ دینا۔ وہ جذبات اور ہوتے ہیں۔ اور یہ جذبات اور ہوتے ہیں۔ دونوں میں

زمین و آسمان کا فرق

ہوتا ہے۔ حلوائی کا خیال کرکے نہ اسے رونا آتا ہے اور نہ اسے ہنسی آتی ہے۔ لیکن ماں یا بیٹی یا بیوی کا خیال آنے پر اس کے اندر صرف محبت کے جذبات ہی پیدا نہیں ہوتے بلکہ بعض دفعہ رقت کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ مثلاً اگر وہ یہ خبر سُنے کہ اس کی ماں یا بیٹی یا بیوی موت کے قریب ہے اور وہ اسے سلام کہتی ہے تو وہ رقت کی وجہ سے رو پڑے گا۔ پس دعا کرنے والے کے اندر خدا تعالیٰ کے متعلق جب محبت کے جذبات پیدا ہوں۔ تبھی وہ اسکی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس کے اندر

محبت کے جذبات

پیدا نہیں ہوتے۔ تو وہ یہ یقین بھی نہیں کر سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور اس کی مدد کو پہنچے گا۔ بچوں کو دیکھ لو۔ انہیں ہزار کہو۔ کہ میں تمہاری ماں سے تمہیں پٹواؤں گا۔ تو وہ یہی کہتے چلے جائیں گے۔ کہ وہ ہمیں نہیں مارے گی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ بچہ اپنی ماں کے متعلق محبت کے جذبات رکھتا ہے۔ خواہ وہ مار کے قابل ہی ہو۔ تب بھی وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ اسے نہیں مارے گی۔ اسی طرح اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت ہو جاتی ہے۔ کہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ اگر تم سزا کے بھی قابل ہو۔ تو وہ تمہیں سزا نہیں دے گا۔ بلکہ تم سے پیار کرے گا۔ تو یہی وہ مقام ہے۔ جہاں سے قبولیت دعا شروع ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے

رمضان کے متعلق

وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اس مہینہ میں مومنوں کی دعائیں زیادہ سنتا ہے۔ مگر وہ سنتا انہی شرطوں کے ساتھ ہے۔ جو اس نے پہلے سے بیان فرما دی ہیں۔ یعنی انسان کو قبولیت دعا اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین ہو۔ اور دعا انہی امور کے متعلق کی جائے۔ جو دعا کی حد میں آتے ہیں۔ اور دعا اتنی کی جائے۔ جتنی شرائط کے مطابق ہو۔ پھر ساتھ ہی دعا کرنے والے کو خدا تعالیٰ سے محبت ہو۔ اور وہ یہ یقین رکھتا ہو۔ کہ خدا تعالیٰ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی خدا نہیں تھا۔ بلکہ میرا بھی خدا ہے۔ یہی وہ جذبہ تھا۔ جس کے ماتحت

حضرت احمد صاحب سرہندی

نے یہ کہہ دیا تھا۔ کہ ؎

پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

اس سے آپ کی یہی مراد تھی۔ کہ خدا تعالیٰ سے میرا ذاتی تعلق ہے۔ اور وہ براہِ راست مجھ سے پیار کرتا ہے۔ جیسے ایک عورت خاوند سے بھی محبت کرتی ہے۔ اور اپنے بیٹے سے بھی محبت کرتی ہے۔ مگر ماں کی محبت میں بیٹا باپ کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسے اپنی ماں سے براہِ راست تعلق ہوتا ہے۔ اور ماں بھی اپنے خاوند کا خیال کئے بغیر اس سے محبت کرتی ہے۔ گویا جب وہ خاوند کا خیال کرے گی۔ اس سے بھی محبت کرے گی۔ اور جب بیٹے کا خیال کرے گی۔ اس سے بھی محبت کریگی۔

اولیاء اللہ نے لکھا ہے

کہ ایک وقت ایسا آتا ہے۔ جب مرید اپنے پیر سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ تابع اپنے متبوع سے آزاد ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان محبت کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کا خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ ہوتا اپنے پیر اور متبوع کے ماتحت ہی ہے۔ اور وہ ان کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان کی نافرمانی کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسے اپنی درگاہ سے باہر نکال دے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس سے بھی براہِ راست محبت کے تعلقات رکھتا ہے۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جو

قبولیت دعا

کو یقینی بنا دیتا ہے۔

ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے جو نشانات دیکھے ہیں۔ اور جو سامان قبولیت دعا کے اسے میسر ہیں۔ وہ دوسروں کو نصیب نہیں۔ ایک احمدی جس نے سلسلہ کے لٹریچر کا معمولی مطالعہ بھی کیا ہو۔ وہ قبولیت دعا کے متعلق وہ کچھ جانتا ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں میں سے ایک بڑا صوفی بھی نہیں جانتا۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمیں سامان بہم پہنچا دیئے ہیں۔ مگر ان سے فائدہ اٹھانا ہر شخص کا اپنا کام ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ

رمضان کی برکات

سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے روحانی درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کریں۔ سلسلہ کا کام کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا کرے۔ اور جو غفلت اور سستی ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ وہ دور کرے۔ پھر ہمیں یہ بھی

دعائیں کرنی چاہئیں

کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو کھولے۔ اور وہ احمدیت کو قبول کریں۔ غرض ہمیں ان تمام امور کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ جن کے ساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ تاکہ جب یہ دن گزر جائیں۔ تو ہمارا مقام پہلے سے زیادہ بلند ہو۔

خوشی کی تقاریب

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"میں نے تحریک کی تھی۔ کہ خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً کسی کی شادی ہوئی۔ تو وہ حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دے دے۔ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ کسی نے مکان بنایا ہے۔ یا بنانے لگا ہے۔ تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ اگر اس نے پانچ ہزار روپے میں مکان بنایا ہے۔ تو وہ پانچ دس روپے خدا کے گھر کے لئے دیدے اس کے لئے کونسی بڑی بات ہے"۔

وکالت مال کی طرف سے خوشی کی تقاریب پر احباب کی طرف سے تہنیت نامے بھجوائے جاتے ہیں۔ احباب حضور کے ارشاد کے پیش نظر ایسے مواقع پر دل کھول کر مساجد ممالک بیرون کے لئے عطیہ دیا کریں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم سلطان محمود انور کی والدہ صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات میں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ درویش حضرات اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ عبد العزیز ربوہ۔

(۲) ۴ / اپریل کو خاکسار کی والدہ محترمہ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کا زیادہ اثر دماغ پر ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ صحابہ کرام۔ درویشانِ قادیان اور سب احباب والدہ محترمہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سلطان محمود انور شاہد حال کھاریاں ضلع گجرات۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

35

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس کی مختصر روئداد

خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے تربیتی کیمپ۔ مخرجین سے اظہار بیزاری۔ اختتامی دعا

تیسری قسط

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے لئے تربیتی کیمپ: گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی رمضان کے مہینہ میں خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے لئے مغربی جاوا کے خوبصورت شہر گادوت میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ حسب سابق روزانہ قریباً ۷ گھنٹے مختلف موضوعات یعنی عبادت و اخلاق، تاریخ اسلام و سلسلہ احمدیہ کے عقائد اور ابتدائی فقہی مسائل پر لیکچر ہوتے تھے نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم کے لئے بالالتزام انتظام تھا اور تقاریر کی مشق کروائی جاتی تھی۔ آخر میں امتحان لے کر سندات دی گئیں

جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی سیاسی کوشش: اس سال بعض مخالفین جماعت نے سیاسی رنگ میں جماعت پر حملہ کیا۔ اور جماعت پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ لیکن مکرم جناب شاہ محمد صاحب۔ مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب اور جماعت کے بعض عہدیداران اعلیٰ کے بروقت اقدام نے جماعت کو ایک عظیم خطرہ سے بچا لیا۔ جماعت نے حکومت اور پبلک کے سامنے پریس میں بیانات دے کر جماعت احمدیہ کی ملک و قوم کے لئے قربانیوں کو سرکاری ریکارڈ سے اس خوبی کے ساتھ پیش کیا کہ حکومت اور پبلک دونوں پر یہ امر ظاہر ہو گیا۔ کہ محض جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی خاطر سازش کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے بیدار مغزی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فتنہ کو ہوا دینے والوں کو پرچشہ کے برابر بھی وقعت نہ دی۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فتنہ کا اثر بالکل زائل ہو چکا ہے

انڈونیشیا کے سول حکام: اس سال کا وفد پاکستان میں انڈونیشیا سے دس سول حکام پر مشتمل ایک قافلہ پاکستان میں کولمبو پلان کے ماتحت سول ایڈمنسٹریشن کا جائزہ لینے گیا۔ اس قافلہ کے سب اراکین مختلف مواقع پر ربوہ گئے اور جماعت کے نظام کا مطالعہ کیا۔ بعض کو حضرت اقدس سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان میں سے ایک دوست احمدی ہیں۔ جو کہ اسسٹنٹ کمشنری کی پوسٹ پر متعین ہیں۔ یہ سب لوگ جماعت کے نظام اور قربانی کی روح کے متعلق اچھا اثر لے کر آئے

مصر پر حملہ کی مذمت: جب انگریزوں فرانسیسیوں اور یہودیوں نے مصر پر حملہ کیا۔ اس وقت جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے مصر کی سلامتی کے لئے دعائیں کرنے کے علاوہ مصر کے پریذیڈنٹ جمال عبدالناصر کو ہمدردی کا تار بھی دیا۔ اور ایک بیان میں ان وحشیانہ حملوں کی مذمت کی گئی۔ حکومت انڈونیشیا کی خدمت میں مظلوم کی حمایت میں مناسب اقدام کرنے کی درخواست کی گئی۔ جمال عبدالناصر نے ہماری تار کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

Mr. Raden Hidajath
President Ahmadiyya
Indonesia, Djakarta.
Deeply touched by your bold message. Accept my sincerest thanks.
Gamal Abul Nasir

حکومت سیلون کو تار: اس سال ایک مولوی اور اس کا جواب نے سیلون ریڈیو پر جماعت احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کے موجودہ امام کے خلاف زہر اگلا۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے سیلون کی حکومت کے پاس اس تقریر کے خلاف احتجاج کیا سیلون کی حکومت نے احمدیہ پروٹسٹ کے جواب میں معذرت کی چٹھی لکھی اور یقین دلایا کہ آئندہ اس قسم کی حرکت نہیں ہونے دی جائے گی۔

فتنہ منافقین سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی بیزاری: مبلغین، عہدیداران مرکزیہ اور جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی مقامی کانفرنس نے حضور کے ساتھ کامل وفاداری اور اطاعت کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے منافقین کے فتنہ سے بیزاری کا اظہار کیا۔ مبلغین نے اپنے اپنے حلقہ جات میں جماعت کے سامنے خلافت کی اہمیت کے مسئلہ کو بار بار واضح کیا۔ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا نے فتنہ منافقین کے شر سے محفوظ رہنے اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر صحت اور کامیابی کے لئے دعائیں کیں اور تین روزے رکھے۔

مبلغین کی آمد و رفت: مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ سلسلہ تقریباً ایک سال پاکستان اور بلاد عربیہ میں گزارنے کے بعد دسمبر ۱۹۵۵ء میں واپس انڈونیشیا تشریف لائے

۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء کو مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب معہ اہل و عیال قریباً پونے چار سال کا عرصہ انڈونیشیا میں بحیثیت مبلغ گزارنے کے بعد ہالینڈ میں تبدیل ہونے پر مرکز ربوہ روانہ ہوئے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انڈونیشیا میں قریباً دو سال فریضہ تبلیغ بجا لانے کے بعد ۱۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو ربوہ روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی معیت میں آپ نے چھ سات جماعتوں کا دورہ کیا۔ وقت کی قلت کی وجہ سے زیادہ جماعتوں کا دورہ نہ کیا جا سکا

خاکسار عبدالحی مرکز میں قریباً ایک سال رہنے کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ ۸ اکتوبر کو جاکرتا پہنچا۔ خاکسار کو چند ماہ میں دو امتحانوں میں یعنی ایف اے انگلش اور منشی فاضل [illegible]

کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم جناب شاہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اس میں شک نہیں ہے کہ ہم میں کمزوریاں بھی ہیں۔ اور ہمیں اپنی کمزوریاں دور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ ان کمزوریوں کو اختلاف و انشقاق کا موجب بناتے ہیں۔ وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں

اس کے بعد جناب صدر صاحب نے پہلے تو حضور کا پیغام جماعتوں میں تقسیم کرایا (اسجگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا کہ اس پیغام کا جہاز میں ہی ترجمہ کر لیا گیا تھا اور جہاز سے اترنے کے بعد چند گھنٹے کے وقفہ میں ہی اسے سائیکلوسٹائل پر شائع کیا گیا تاکہ جماعتوں میں تقسیم کیا جا سکے۔)

ازاں بعد آپ نے وہ تاریں پڑھ کر سنائیں جو اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جماعت میدان اور جماعت پاڈنگ (وسطی سماٹرا) کو بھجوائی گئی تھیں۔ جن میں میدان میں جلسہ نہ کر سکنے کا سبب بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے احباب کے سامنے خلافت کے ساتھ مکمل وابستگی اور اطاعت کے مضمون پر مشتمل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق آراء پاس ہوا۔ اس کے بعد آپ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی تنگی کے پیش نظر اس دفعہ یہ تو ممکن نہیں کہ تمام تجاویز پر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے۔ اسلئے بہتر یہ ہو گا کہ تمام تجاویز کو تین قسموں میں تقسیم کر کے ہر شق کو علیحدہ علیحدہ سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ کمیٹیاں ایک معین وقت کے اندر ان امور پر بحث کر کے اپنی رپورٹ پیش کریں گی۔ تقریباً نصف گھنٹہ کی بحث کے بعد یہ تجویز مناسب ترامیم کے ساتھ پاس ہو گئی۔ احباب جماعت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ایسی کمیٹیوں کی تشکیل کا کام ہم عہدیداران اعلیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل تین قسم کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔

۱۔ قواعد و ضوابط اساسی اور ذیلی برائے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا پر مناسب نظر ثانی کرنے والی سب کمیٹی

۲۔ جماعت میں تعلیم و تربیت کا ڈھانچہ تیار کرنے والی سب کمیٹی۔

۳۔ جماعت کی مالی حالت کے استحکام پر غور کرنے والی سب کمیٹی۔

اسکے بعد آئندہ کانفرنس کے وقت کے متعین کرنے کیلئے مشورہ کیا گیا۔ انڈونیشیا

(باقی صفحہ پر)

قابلِ توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

رمضان المبارک میں خوب بیداری پیدا کی جائے

احباب جماعت ان دنوں رمضان المبارک میں سے گذر رہے ہیں۔ یہ مہینہ بڑی برکات اپنے ساتھ لاتا ہے مگر ھدیً للمتقین کی طرح جو لوگ اس کے فیوض سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں وہی اس کے برکات سے حصہ وافر لیتے ہیں اور باقی محروم رہ جاتے ہیں۔ تمام جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اس ماہ مبارک میں خاص طور پر بیداری پیدا کریں اور نمازوں اور روزوں کا جائزہ لیتے رہیں۔ اور ہر شخص کو دینداری میں پختہ کریں۔ سوائے معذورین کے کوئی روزہ ترک نہ کرے۔ مردوں کا جائزہ مرد لیں اور عورتوں کا جائزہ لجنات اماء اللہ لیں اور اس مہینہ کو ہر طرح مبارک بنانے کی کوشش کی جائے۔ جہاں جہاں آسانی سے درس ہو سکتا ہے درس جاری کئے جائیں اور صحیح معنوں میں رمضان المبارک کو منایا جائے

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

نتیجہ امتحان کمپارٹمنٹ درجہ شاہد جامعۃ المبشرین

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب	۵۹۸ / ۱۰۰۰
نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی	۵۰۶
صلاح الدین صاحب بنگالی	۵۱۱
قریشی عبد الرحمٰن صاحب آف سیلون	۴۸۹
اقبال احمد صاحب	۵۱۶

نتیجہ امتحان شہادۃ الاجانب (غیر ملکی طلبہ)

مسٹر حنیف یعقوب صاحب	۴۱۳ / ۶۰۰	مسٹر محمد ادریس صاحب چینی	کمپارٹمنٹ
مسٹر محمد عثمان صاحب چینی	۳۵۹	مسٹر احمد انور صاحب	"
مسٹر عبد العزیز جمن بخش صاحب	کمپارٹمنٹ	محمد ابراہیم صاحب چینی	"

نتیجہ امتحان طبی کلاس جامعۃ المبشرین

محمود احمد صاحب مختار	۲۱۶	محمد طفیل صاحب تنویر	۲۵۶
منیر احمد صاحب عارف	۱۸۲	مقبول احمد صاحب ذبیح	۲۰۴

پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ ربوہ

بھرتی کیڈٹ انٹری جونیئر الیکٹریکل آفیسرز پاکستان نیوی

شرائط:۔ پاکستانی غیر شادی شدہ ۵/۷ کو عمر ۱۸ تا ۲۱۔ بی۔اے۔ بی۔ایس۔سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (فزکس و ریاضی) انٹرویو انٹر سروسز سیلیکشن بورڈ کے سامنے انتخاب میں آنے والے امیدوار پی این کیڈٹ ٹریننگ سکول کراچی میں داخل ہوں گے۔ عرصہ ٹریننگ چھ سال۔ کسی برطانوی یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں آنرس ڈگری حاصل کرنی لازم ہوگی۔ ۲۰ ماہ کسی برطانوی انڈسٹریل فرم میں پریکٹیکل ٹریننگ بھی ہوگی۔ کیڈٹ مقرر ہونے پر علاوہ سرکاری راشن و مفت رہائش ۱۲۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ پراسپکٹس نیول ہیڈ کوارٹرس فاؤڈر لائینز کراچی سے طلب ہو۔ درخواست کی آخری تاریخ ۵/۷ ہے (پاکستان ٹائمز ۵/۴) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

سندھ میں ایک نیا احمدی گاؤں

میرے بھائی ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نے سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں قریباً اپنی اراضی تین سو ایکڑ پر ایک نیا گاؤں آباد کیا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے قادسیہ تجویز فرمایا ہے۔ یہ گاؤں کراچی تا لاہور کی شاہراہ پر قاضی احمد سے دو سو میل پر واقع ہے اس علاقہ میں چانڈیہ بلوچ قوم آباد ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس گاؤں کو اس علاقہ میں دین کا مرکز بنائے آمین

محمد عبد القدیر قادسیہ ڈاکخانہ قاضی احمد۔ نواب شاہ

(۴) میرے بھائی چوہدری محمد دین صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے اور میرے ماموں چوہدری رحمۃ اللہ صاحب بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں (چوہدری) عبد المجید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

رمضان المبارک۔ تہجد کی عادت

رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں جہاں اور بے شمار برکات ہیں وہاں ایک بہت بڑی برکت یہ بھی ہے کہ اس میں نماز تہجد کی ادائیگی بہت آسان ہو جاتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھنا ہی ہوتا ہے اور اس وقت اگر حسب توفیق اور حسب استطاعت نوافل پڑھ لئے جائیں تو کوئی خاص محنت نہیں کرنی پڑتی۔ پورے ایک مہینہ تک روزانہ ایک مقررہ وقت پر جاگنے سے اس مہینہ کے بعد بھی خود بخود مین اس وقت پر آنکھ کھل جاتی ہے۔ پس اس مبارک مہینہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ فضلوں کو جذب کرنے کے لئے روزے رکھنے چاہئیں۔ وہاں نماز تہجد بھی ادا کرنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کو اس بارہ میں کوشش کرنے اور باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں کہ سو فیصدی نوجوان تہجد کے عادی ہوں یہ ان کا اصل کام ہوگا۔ جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ قرآن کریم نے تہجد کے بارہ میں اشدُّ وَطْأً فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو دیکھنا چاہیئے کہ کتنے نوجوان باقاعدہ تہجد گذار ہیں۔ اور کتنے بے قاعدہ ہیں۔ باقاعدہ تہجد گذار وہ سمجھے جائیں جو سو فیصدی تہجد ادا کریں۔ سوائے اس کے کہ کبھی بیمار ہوں یا رات کو کسی وجہ سے دیر سے سوجائیں یا سفر سے واپس آئے ہوں اور صبح اٹھ نہ سکیں اور بے قاعدہ وہ سمجھے جائیں جو ہفتہ میں ایک، دو دفعہ ہی ادا کریں۔"

(الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۴ء) (مرسلہ شعبہ تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پہلے سودے کا منافع

مغربی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی سکیم کے ماتحت جماعت کے بڑے تاجران کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا کیا کریں یکم اپریل گذر چکی ہے۔ تاجر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس تاریخ کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

پتہ مطلوب ہے

چوہدری محمد اقبال صاحب جو ۱۹۵۵ء میں جماعت نسیم آباد فارم ضلع میرپور کے پریذیڈنٹ تھے کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ لہذا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مطلع فرمائیں اگر وہ خود اعلان ہذا کو پڑھیں تو براہ مہربانی اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

معلّم کی ضرورت

نسیم آباد اسٹیٹ میں ایک معلّم کی ضرورت ہے جو بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکے اور مسجد میں امامت وغیرہ کے فرائض بھی ادا کر سکے۔ تنخواہ ماہوار ۴۰/- روپے ہوگی اور ایک من گندم بھی دی جائے گی۔ معلم اگر عیالدار ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ خواہشمند احباب درخواستیں نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی عرصہ تقریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ بعض وقت حالت نہایت تشویشناک ہو جاتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا کرے۔ شریف احمد احمد نگر

(۲) میری ایک بچی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اور دوسری چھوٹی بچی ایف۔ایس۔سی میڈیکل کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے اور تیسری بچی ایم۔ایس۔سی کے فائنل امتحان میں شامل ہوگی جماعت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ میری ان تینوں بچیوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد صادق ریٹائرڈ۔ ایم۔ای۔ایس ۲۵ پانڈو سٹریٹ کرشن نگر۔ لاہور

(۳) میں ایف۔ایس سی میڈیکل اور میری ہمشیرہ بی۔اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد اشرف خان ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

پاکستان کے میڈیکل ادارے

ڈاکٹروں۔ نرسوں اور ہسپتالوں کی تعداد

اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے قیام کے وقت تقریباً ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ آبادی کے لئے مشکل سے ۳۰۰۰ ڈاکٹر تھے طبی تعلیم۔ ہسپتالوں اور نرسنگ وغیرہ کی صورت حال اور بھی بد تر تھی۔ اس صورت حال کو جلد از جلد بہتر بنانے کے لئے بڑی کوششیں کرنی تھیں

آج پاکستان میں تقریباً ۷۵۰۰ ڈاکٹر اور ۱۷۵۰ تربیت یافتہ نرسیں ہیں۔ ہسپتالوں اور دوا خانوں کی تعداد ۲۵۵۳ ہے اور ۲۴۲۲۱ سے زیادہ بستروں کا انتظام ہے۔

مزید برآں ۲۶۸ زچہ خانے اور بہبودی اطفال کے مرکز ہیں اساتذہ ریسرچ کارکنوں اور ماہروں کی کمی پوری کرنے کے لئے طبی گریجوایٹوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے غیر ممالک بھیجا گیا ہے اس وقت تک ۲۶۷ اشخاص اعلیٰ تعلیم کے لئے غیر سرکاری ممالک میں بھیجے گئے ہیں جن میں ۲۰۸ تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس آئے اور کام کر رہے ہیں

قیام پاکستان کے وقت تو تین میڈیکل کالج اور چار میڈیکل اسکول تھے۔ صرف ایک کالج تھا جہاں سے میڈیکل گریجوایٹ فارغ ہو کر نکلتے تھے۔ باقی دو کالج ترقی کی راہ پر گامزن تھے۔ اس وقت آٹھ میڈیکل کالج اور اتنے ہی میڈیکل اسکول ہیں۔ جن میں ہر سال بالترتیب ۶۵ اور ۵۲۵ داخلے ہوتے ہیں

ان اداروں سے فارغ ہونے والے میڈیکل گریجوایٹ (پانچ سالہ کورس) اور لائسنشیٹ (چار سالہ کورس) کی تعداد بالترتیب تقریباً ۱۴۶۴ اور ۱۱۰۶ تھی۔

تپ دق کی روک تھام کیلئے امداد

اقوام متحدہ ۹ اپریل۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے ہنگامی فنڈ (یونی سیف) کے ایگزیکٹو بورڈ کا موسم بہار کا سیشن آج صبح یہاں شروع ہو رہا ہے۔ جس میں ملیریا کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی کوششوں پر غور کیا جائے گا

ایگزیکٹو بورڈ کے ڈائریکٹر مارس پیٹ نے ۳۵ ممالک میں بچوں کی امداد کے پروگراموں کے لئے ۸۰ لاکھ چار ہزار ڈالر کی منظوری کی سفارش کی ہے۔

جن دیگر منصوبوں کے لئے رقوم منظور کرنے کی سفارش کی جائے گی۔ ان میں ہندوستان میں صحت کے دیہاتی اداروں کے لئے سامان اور اشیاء کی سپلائی سولہ ممالک میں زچہ اور بچہ کی بہبود کے مراکز کی ترقی۔ پندرہ ممالک میں قوت بخش غذاؤں کے پروگرام اور ہندوستان اور پاکستان اور یوگوسلاویہ میں تپ دق کی روک تھام وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں۔

یونیورسٹی تعلیم کو محدود کرنے کی تجویز

کراچی ۹ اپریل فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین مسٹر ذاکر حسین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ملک میں تعلیم کے گرتے ہوئے تعلیمی معیار کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ پاکستان میں یونیورسٹی تعلیم منتخب طلباء کو دی جائے

مسٹر ذاکر حسین نے کہا ہمارے ہاں ہر کوئی یونیورسٹی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مضطرب نظر آتا ہے اور یہاں یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی کہ طالب علموں میں اس تعلیم کے لئے مناسب استعداد اور ذہنی صلاحیت بھی موجود ہے یا نہیں۔

مسٹر ذاکر حسین نے کہا۔ حکومت گریجوایٹ کلرکوں کو ترجیح دیتی ہے۔ چنانچہ ہر کوئی گریجوایٹ بننے کی کوشش کرتا ہے۔ ملک میں تعلیم کے مفاد کے پیش نظر اس صورت حال کا خاتمہ ضروری ہے۔

اشیاء خوردنی پر کنٹرول کا آرڈی نینس

کراچی ۹ اپریل۔ مغربی پاکستان میں اشیائے خوردنی کی فراہمی تقسیم اور تجارت پر کنٹرول کے اختیارات جاری رکھنے کے لئے صدر سکندر مرزا نے ایک آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ یہ آرڈی نینس کراچی اور خاص علاقوں کو چھوڑ کر تمام پاکستان میں فوری طور پر نافذ ہو گا۔ اور چھ دفعات کے سوا اسے ۱۳ مارچ سے مؤثر تصور کیا جائے گا۔ نیا آرڈی نینس صدر کے اس آرڈی نینس کی جگہ لے گا جو گذشتہ سال نافذ کیا گیا تھا۔

الجزائر کے تین مسلمانوں کو پھانسی

الجزائر ۹ اپریل۔ الجزائر کے تین مسلمانوں کو تشدد کی کارروائیوں میں حصہ لینے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی۔

سیالکوٹ میں مصنوعی جنگ پر پابندی

لاہور ۹ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے ایک حکم کے ذریعے تمام ضلع میں دو ماہ کے لئے کسی سیاسی پارٹی کی جانب سے مصنوعی جنگ کے مظاہرے پر پابندی عاید کر دی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی سرگرمیاں جانی نقصان کا سبب بننے کے علاوہ امن عامہ کے مفاد کے منافی ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چٹاگانگ مشرقی پاکستان کی عظیم بندرگاہ

بندرگاہ چٹاگانگ اب اول درجہ کی جدید بندرگاہ ہے۔ جہاں ۱۷ گودیاں ہیں۔ جن پر بیک وقت ۲۲ جہاز ٹھہر سکتے ہیں۔ اور ہر سال بیس لاکھ ٹن سامان لادا اور اتارا جاتا ہے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں اس بندرگاہ پر کل ۲۳۴۳۰۱۶ ٹن سامان لادا اور اتارا گیا۔

ترقی کی قلیل المدت اسکیم

تقسیم کے وقت چٹاگانگ ہی مشرقی پاکستان کی محض ایک بندرگاہ تھی۔ اس کے بعد فوری ہی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک قلیل المدت پروگرام کے تحت ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء میں تقریباً ۲۶ اسکیموں پر عملدرآمد کیا گیا ہے۔ جیٹی نمبر ا کو وسیع کر دیا گیا۔ اسی طرح جیٹی نمبر ۲ کو بھی کافی وسیع کر دیا گیا۔ تاکہ بڑے بڑے جہاز یہاں ٹھہر سکیں

اس قلیل المدت پروگرام کا سارا کام مشرقی بنگال ریلوے نے کیا ہے۔

طویل المیعاد سکیم

طویل المدت پروگرام اس لئے بنایا گیا تھا کہ بندرگاہ پر زیادہ سے زیادہ سامان لادا اور اتارا جا سکے۔ اس منصوبہ کے تحت آٹھ نئی گودیاں تعمیر کی گئیں۔ ۲۹ کرینیں قائم کی گئیں۔ نوزدار ہاٹ سے نئی لنگر گاہوں تک ایک براہ راست ریلوے لائن قائم کی گئی اس کے علاوہ ریلوے پل وغیرہ بھی تعمیر کئے گئے اس بندرگاہ پر کئی قسم کی ۲۹ کرینیں موجود ہیں۔ مزید برآں ذخیرہ رکھنے کے لئے ۱۵ شیڈ بھی ہیں۔ اور چار مزید شیڈ مکمل کئے گئے ہیں۔ شیڈز میں روشنی وغیرہ کا بہترین انتظام ہے۔ اس بندرگاہ تک ریل اور دریا کے ذریعہ راستے ہیں۔ اندرون ملک آبی نقل و حمل اس بندرگاہ کی ترقی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

نارمن پوائنٹ اور قطب دیا کے جزیروں پر روشنی کے مینار بندرگاہ چٹاگانگ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مشرقی بنگال ریلوے کے پاس ایک چھوٹا بحری بیڑا اور ۲۴ بحری کشتیاں ہیں۔ ہر کشتی ۳۰ ٹن سامان لانے لے جانے کی استعداد رکھتی ہے

آبی راستہ میں اصل مشکل دریائے کرنافلی کے سیلاب کی ہے۔ جو بہت تیز بہتا ہے اور اس میں کافی پیچ و خم ہیں۔ اس مسئلہ کا مستقل حل تلاش کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ کی ہائیڈرالک ریسرچ لیبارٹری میں دریائے کرنافلی کا ایک نمونہ تعمیر کر کے تحقیقات کی جا رہی ہے۔

انڈونیشیاء کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

میں مرکز عالمگیر کے تتبع میں ہر سال دسمبر کے آخر میں کانفرنس منعقد کی جایا کرتی ہے۔ لیکن یہاں کے موسمی اور دیگر حالات کے پیش نظر دسمبر میں کانفرنس منعقد کرنے میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کثرت آراء سے یہ پاس ہوا کہ آئندہ کانفرنس بشرط منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے جولائی ۵۸ء میں منعقد ہوگی

مقام کانفرنس

اس کے بعد آئندہ کانفرنس کے نئے مقام کے سوال پر غور کیا گیا۔ اس کے لئے متعدد شہروں کا نام پیش کیا گیا۔ لیکن کثرت آراء سے یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ کانفرنس مغربی جاوا کے شہر گاروت میں منعقد ہوگی۔ عام طور پر کانفرنس کے فیصلوں کے بعد احباب جماعت کو اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کا موقعہ دیا جایا کرتا ہے لیکن چونکہ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی تھی اس لئے مجبوراً اس دفعہ اس حصہ پروگرام کو بھی چھوڑنا پڑا۔ ہاں گاروت کی جماعت کے صدر نے دو تین منٹ میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ایک عرصہ کی کوشش کے بعد آخر گاروت کو بھی کانفرنس منعقد کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور کا پیغام

اس کے بعد خاکسار عبد الحی نے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے زبانی پیغام کو احباب کے سامنے اپنے الفاظ میں پیش کیا۔ حضور نے خاکسار کو ربوہ سے روانگی کے وقت یہ پیغام دیا تھا کہ

"انڈونیشیاء میں تبلیغ کی مساعی کو تیز تر کر دیا جائے"

اس کے بعد جناب صدر صاحب نے احباب جماعت کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کیا اور مکرم جناب شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ آپ نے کہا کہ گاروت کی جماعت اس لئے خوش نصیب ہے کہ آئندہ کانفرنس وہاں منعقد ہوگی۔ اور میدان کی جماعت بھی خوش نصیب ہے۔ آپ کچھ مزید کہنا چاہتے تھے مگر غلبۂ رقت کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکے۔ لیکن آپ جو کہنا چاہتے تھے اس کو سب حاضرین محسوس کر رہے تھے یعنی میدان کی جماعت کے لوگوں کے جذبات کا احساس۔ اللہ تعالیٰ ان کی بظاہر محرومی کو آئندہ غیر معمولی کامیابیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔ اس کے بعد لمبی دعا ہوئی اور رقت آمیز دعا کے بعد یہ اجلاس رات کے ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

اجلاس کے اختتام پر مجلس انصار اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنے ہنگامی اجلاس کئے جو قریباً رات کے تین بجے تک جاری رہے۔ کیونکہ کئی دوست صبح ۶ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو رہے تھے اس لئے ۳ بجے کے بعد یہ دوست تیاری میں مشغول ہو گئے۔ اس طرح عملاً کئی دوست ساری رات جاگتے رہے

حرف آخر

انڈونیشیا میں جماعت کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ عین ہماری کانفرنس کے موقعہ پر ایسے حالات پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے کانفرنس کا انعقاد مقررہ جگہ پر نہ ہو سکا۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالے کے تمام کاموں میں حکمت ہوتی ہے۔ خواہ ہمیں بظاہر اس حکمت کی سمجھ آئے یا نہ آئے

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس سال میدان میں کانگرس کے نہ ہو سکنے کو جماعت کی آئندہ زبردست کامیابیوں کا سبب بنادے اور انڈونیشیا کے سیاسی افق پر اس وقت جو گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہیں ...

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶½
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵½	نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ منیجر						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½							

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۸۷)